بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

ہمیں افسوس ہے کہ "حکمتِ قرآن" کا تازہ شمارہ بھی سابقہ اشاعت کی مانند دو ماہ کا مشترک شمارہ ہے۔ قارئین کو اس بے قاعدگی پر جو کوفت اٹھانا پڑ رہی ہے اُس کے لئے ہم معذرت خواہ ہیں۔ ہماری پوری کوشش ہوگی کہ آئندہ ایسی ناگوار صورتِ حال پیش نہ آئے۔ اس ضمن میں قارئین کا تعاون ہمیں دُعاؤں کی شکل میں درکار ہے۔

زیرِ نظر شمارے میں علامہ فضل حق خیر آبادیؒ کی شخصیت پر حکیم محمود احمد برکاتی صاحب کا ایک بھرپور تعارفی مضمون شامل ہے۔ خیر آبادی مکتبِ فکر پر ایک تعارفی سیمینار مارچ کے اوائل میں قرآن اکیڈمی میں منعقد کیا گیا تھا۔ حکیم صاحب موصوف کا متذکرہ بالا مقالہ اُسی موقع پر پڑھا گیا تھا ـــــ یوں تو ہر سال مارچ کے مہینے میں سالانہ محاضراتِ قرآنی کا انعقاد مرکزی انجمن خدام القرآن کی دیرینہ روایت ہے لیکن اس بار مارچ کا پورا مہینہ قرآن اکیڈمی میں بھرپور علمی و دینی سرگرمیوں میں گزرا۔ مارچ کے پہلے پندرھواڑے میں قرآن اکیڈمی میں ایک قرآنی تربیت گاہ منعقد ہوئی، جس میں تنظیم اسلامی کے رفقاء نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اسی دوران بزرگ علماء کے ساتھ شام منانے کا پروگرام ترتیب دیا گیا، جو نہایت کامیاب اور مفید رہا۔ جن بزرگ علماء سے ہمیں استفادے کا موقع مِلا اُن میں گوجرانوالہ کے مولانا محمد چراغ صاحب اور کراچی کے مولانا عبدالقدوس ہاشمی کے نام قابلِ ذکر ہیں۔ خیر آبادی مکتبِ فکر پر منعقدہ تعارفی سیمینار کو بھی اِسی سلسلے کی ایک کڑی قرار دیا جا سکتا ہے جس میں مرکزی مہمان شخصیت مولانا منتخب الحق قادری مدظلہ کی تھی جو والدِ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب کی دعوت پر کراچی سے تشریف لائے تھے ـــــ مارچ کے اواخر میں حسبِ معمول محاضراتِ قرآنی کا انعقاد عمل میں آیا۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق اس بار محاضراتِ قرآنی کو ایک مذاکرے کی شکل دی گئی تھی جس کا عنوان تھا "استحکامِ پاکستان"۔ ہر مکتبِ فکر اور طرزِ خیال کے حامل اہلِ علم و دانش حضرات کو اس موضوع پر دعوتِ گفتار

دی گئی تھی ۔ ہر مقرر کو آزادی تھی بلکہ دعوت دی گئی تھی کہ وہ مذاکرے کے طے شدہ موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے اِسی موضوع پر محترم والد صاحب کی کتاب 'استحکامِ پاکستان' میں پیش کردہ افکار اور تجزیوں پر کھلے دل کے ساتھ تنقید و تبصرہ کرے ۔ چنانچہ ہم نے دیکھا کہ اس چھوٹ کا بھرپور فائدہ اٹھایا گیا ——— ہمارے نزدیک چھ دنوں پر محیط اس بھرپور مذاکرے کا سب سے مفید پہلو یہ تھا کہ اس کے ذریعے مختلف بلکہ متضاد نقطۂ نظر کے حامل اہلِ دانش کو ایک پلیٹ فارم پر جمع ہو کر ایک ایسے ISSUE پر بات کرنے کا موقع مِلا جو سب کے نزدیک یکساں اہمیت کا حامل تھا ۔ اور اس طرح ہمارے معاشرے کے اہلِ علم و دانش کے مختلف طبقات میں عدمِ ابلاغ (LACK OF COMMUNICATION) کے باعث تلخیوں کی جو خلیج حائل ہو چکی ہے اُسے ایک حد تک پاٹنے کا سامان پیدا ہوا ——— مذاکرے کے شرکاء نے بھی اسکی افادیت کو شدّت سے محسوس کیا کہ ان مذاکرات کے ذریعے استحکامِ پاکستان کے موضوع پر ملک کے تقریباً تمام قابلِ ذکر مکاتبِ فکر کے اہلِ علم و دانش کے نقطہ ہائے نظر اور اُن کے پس پردہ دلائل بیک وقت اُن کے سامنے آ گئے اور یُوں اُن کے لئے یہ جاننا آسان ہو گیا کہ کس نقطۂ نظر کی پشت پر ٹھوس دلائل موجود ہیں، اور کون سا موقف محض لفّاظی کے بل پر قائم ہے ۔ محاضرات کا دوسرا خوش آئند پہلو سامعین کی جانب سے مکمل نظم و ضبط اور بھرپور قوتِ برداشت کا مظاہرہ تھا ۔ چنانچہ اس امر کا اعتراف تو انتہائی شدید ناقدین نے بھی کیا کہ یہ مذاکرات نہایت سنجیدہ علمی ماحول میں ہوئے اور اس کے باوجود کہ انتہائی متضاد اور سامعین کی اکثریت کے مزاج سے یکسر مختلف بلکہ اشتعال انگیز باتیں بھی سامنے آئیں لیکن مسلسل چھ دن محفل کا نظم و ضبط پورے طور پر برقرار رہا اور کسی قسم کی کوئی بدمزگی پیدا نہیں ہوئی ——— محاضراتِ قرآنی کی مفصّل رُوداد اگر اللہ نے چاہا تو 'حکمتِ قرآن' کے آئندہ شمارے میں شائع کر دی جائے گی ۔

زیرِ نظر شمارے میں عمِ محترم ، ڈاکٹر ابصار احمد صاحب کی ایک وقیع علمی کاوش بھی شامل ہے جس کے ذریعے انہوں نے علامہ اقبال مرحوم کے مشہور خطبات جو بعد میں " RECONSTRUCTION OF RELIGIOUS THOUGHT IN ISLAM " کے زیرِ عنوان طبع ہوئے، کی تفہیم کے نہایت کٹھن کام کا آغاز کیا ہے ——— فکرِ اقبال سے

دلچسپی رکھنے والے حضرات اس حقیقت سے بخوبی آگاہ ہیں کہ جہاں علاّمہ کے فکر و فلسفہ کی تفہیم کے ضمن میں اُن کے خطبات کو خصوصی اہمیت حاصل ہے وہاں ان خطبات کو سمجھنا اچھے اچھے ایم اے بلکہ فلسفہ میں پی ایچ ڈی کیئے ہوئے شخص کے لیئے بھی نہایت مشکل ہے۔ اس کا ایک سبب تو یہ نظر آتا ہے کہ علامہ نے اظہار ما فی الضمیر میں انتہائی اختصار سے کام لیا ہے اور فلسفے کے مختلف مکاتب فکر یا مختلف فلاسفہ کو QUOTE کرتے ہوئے اکثر و بیشتر محض اشارات پر قناعت کی ہے۔ پھر یہ کہ موضوع بھی انتہائی دقیق اور نازک ہے۔ مابعد الطبیعات کے معاملے میں ویسے بھی نطقِ انسانی کی نارسائی ہمیشہ سے مسلّم رہی ہے۔ چنانچہ جب بھی یہ موضوع انسان کے لسان و قلم پہ آتا ہے ایک عام آدمی کو وہ زبان ناآشنا اور ایسی تحریر ناقابل فہم محسوس ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ ایک دلچسپ حقیقت ہے کہ سید نذیر نیازی مرحوم نے خطبات کا جو اُردو ترجمہ کیا ہے، گو اپنی جگہ وہ ایک قیمتی علمی کاوش ہے لیکن اس کے بارے میں عام احساس یہ ہے کہ اُسے سمجھنا اصل کتاب سے زیادہ کٹھن ہے۔ اس کی وجہ بھی سمجھ میں آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ اردو زبان بلحاظِ وسعت انگریزی سے بہت پیچھے ہے اور الفاظ کے معاملے میں اس کا دامن بہت تنگ ہے چنانچہ جب کسی خاص اصطلاح کو اُردو زبان میں تحویل کرنا ہوتا ہے تو چار و ناچار عربی یا فارسی کا سہارا لینا پڑتا ہے' اور ایک عام قاری اُس میں زیادہ دِقت محسوس کرتا ہے۔ پھر یہ کہ سید نذیر نیازی مرحوم نے چونکہ محض ترجمہ پہ اکتفاء کیا ہے، تشریح اُن کے پیشِ نظر ہی نہیں تھی لہٰذا اُن کے یہاں زبان کی یہ دقت بہت نمایاں ہو کر سامنے آتی ہے ——— محترم ڈاکٹر ابصار احمد صاحب نے، جو خود فلسفے میں پی ایچ ڈی ہیں، خطباتِ اقبال کی تفہیم کا جو کام شروع کیا ہے اُس میں آپ دیکھیں گے کہ انھوں نے ترجمہ کے ساتھ ساتھ ضروری وضاحتوں کو بھی شامل کیا ہے۔ جس کے باعث نہ صرف یہ کہ فکرِ اقبال سے دلچسپی رکھنے والے ایک عام قاری کے لیئے ایک نوع کی سہولت پیدا ہو گئی ہے بلکہ خود فلسفہ کے طلبہ کے لیئے ان خطبات کو سمجھنا آسان ہو گیا ہے۔ بلاشبہ یہ ایک ایسا کام ہے جس کی ضرورت ایک عرصہ سے محسوس کی جا رہی تھی۔

ڈاکٹر ابصار نے خطباتِ اقبال میں سے ابھی صرف آخری خطبے پر کام کیا ہے:

جو اس شمارے میں شامل ہے، ہماری دعا ہے کہ وہ اس کام کو مکمل کریں۔ تاکہ فکرِ اقبال کو سمجھنے کی راہ میں حائل ایک بڑی رکاوٹ دور ہو سکے۔

اسی شمارے سے ہم ”رسول اللہ اور آپؐ کی تعلیمات کے بارے میں مستشرقین مغرب کا اندازِ فکر“ کے زیرِ عنوان محترم عبدالقادر جیلانی صاحب کا مفصل مقالہ شائع کر رہے ہیں۔ یہ قیمتی مقالہ دراصل موصوف کا پی ایچ ڈی کا THESIS ہے۔ موضوع کی اہمیت کے پیشِ نظر اسے ”حکمتِ قرآن“ میں بالاقساط شائع کیا جائے گا۔

عاکف سعید

۱۸ مئی ۱۹۸۶ء

وقت کے اہم ترین موضوع پر

ڈاکٹر اسرار احمد

کی فکر انگیز تالیف

اِستحکامِ پاکستان

کتابی شکل میں طبع ہو کر آگئی ہے

ضخامت: ۱۷۶ صفحات ۔ اعلیٰ سفید کاغذ، عمدہ طباعت

مجلّد مع گرد پوش -/۳۰ روپے ، بلاجلد -/۲۰ روپے

اب نیوز پیپر ایڈیشن بھی دستیاب ہے۔ قیمت -/۱۰ روپے

شائع کردہ: مرکزی انجمن خدّام القرآن لاہور ۳۶۔کے ماڈل ٹاؤن، فون ۸۵۲۶۱۱